بسم اللہ الرحمن الرحیم

سفینہ لے چلا کس مخالف سمت کو ظالم......؟
ذرا ملاح کو سمجھائیے برسات کے دن ہیں

شیعہ سُنی اتحاد

اور امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ بخاری

ایک تحقیقی جائزہ

از قلم

ابن محمد المجاھد

ناشر

مجلس تحفظ ناموس صحابہ پاکستان

CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسوله الکریم أمّا بعد!

امام الانبیاء سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جب تم دیکھو اُن لوگوں کو جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دیتے ہیں تو کہو کہ تمہارے شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

اس پُرفتن دور میں جہاں اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف نت نئے فتنے سرگرمِ عمل ہیں وہیں پر سبائیت کا فتنہ بھی دینِ اسلام کے خلاف اپنی ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں دین دشمن و صحابہ رضی اللہ عنہم دشمن فتنوں کے خلاف علماء کرام میدانِ عمل میں نکلے اور تقریراً و تحریراً اصحاب رضی اللہ عنہم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں اور دینِ اسلام کے باغیوں کا تعاقب کیا۔ اور العلماء ورثة الانبیاء فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مصداق ٹھہرے، چنانچہ بطورِ مثال چند مشہور متاخرین علماء کرام کے اسماء گرامی بمعہ اُن کی تصنیفات درج ذیل ہیں۔ جنہوں نے دینِ اسلام کے بدترین دشمن رافضیت کی سرکوبی کے لئے ہمہ قسم خطرات کو مول لیتے ہوئے اپنی توانائیاں صرف کیں۔ (۱) ازالۃ الخفاء عن خلافت الخلفاء مؤلفہ امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، (2) تحفہ اِثناء عشریہ مؤلفہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ، (3) ہدیۃ الشیعہ اور أجوبہ اربعین مؤلفہ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، (4) ہدایۃ الشیعہ مؤلفہ فقیہ العصر قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، (5) مطرقۃ الکرامہ اور ہدایات الرشید مؤلفہ محدث العصر مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، (6) منہاج السنۃ مؤلفہ امام ابن تیمیہؒ، (7) ردّ روافض مؤلفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ، (8) آفتاب ہدایت مؤلفہ حضرت مولانا کرم الدین دبیرؒ، (9) شیعہ اور قرآن اور تحفہ اہلسنت و دیگر رسائل انجم مؤلفہ امام اہلسنت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ، (10) تحقیق فدک مؤلفہ مولانا سید احمد شاہ صاحب چوکیرویؒ، (11) ایرانی انقلاب مؤلفہ مولانا منظور احمد نعمانیؒ، (12) ارشاد الشیعہ مؤلفہ امام اہلسنت محدث العصر مولانا سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم، (13) رافضیت پر مختلف رسائل اور دفاع امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مؤلفہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین

CamScanner

صاحبؒ (14) اہلسنت پاکٹ بک مناظر اسلام مولانا دوست محمد قریشیؒ، (15) مناظرہ بار گز سرگانہ و دیگر رسائل مؤلفہ مناظر اسلام مولانا عبدالستار تونسوی صاحب، (16) روافض اور عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم مؤلفہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ، (17) بنات اربعہ مؤلفہ مولانا محمد نافع، (18) نصیحۃ الشیعہ مؤلفہ مولانا احتشام الدین صاحب مراد آبادیؒ، (19) تحفۂ امامیہ اور سیف الاسلام مؤلفہ مولانا مہر محمد صاحب مدظلہ، (20) متفقہ فیصلہ مؤلفہ مولانا منظور احمد نعمانیؒ۔

محترم قارئین!

آپ نے متاخرین علماء کرام میں سے چند مشہور علماء کرام کے اسماء گرامی بمعہ ان کی تصنیفات کے ملاحظہ فرمائیں ورنہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں کوئی بھی دور ایسا نہیں گزرا جس میں علماء کرام نے اصحاب رضی اللہ عنہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں رافضیوں کا تعاقب نہ کیا ہو یہ وہ عظیم اور مکار فتنہ ہے جس کے متعلق امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رقمطراز ہیں، راقم اثیم دیانۃً اس کا قائل ہے کہ اسلام کو جتنا نقصان روافض نے پہنچایا ہے وہ مجموعی لحاظ سے کسی کلمہ گو فرقہ سے نہیں پہنچا اور بحمد للہ علماء حق نے اس کو خوب اجاگر کیا (بحوالہ ارشاد الشیعہ صفحہ 30)

افسوسناک المیہ

محترم قارئین آج اس دورِ پُر فتن میں اُمت مسلمہ کے لئے افسوسناک المیہ یہ ہے کہ وہ فتنہ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا تھا کہ اے علیؓ میری اُمت میں ایک گروہ ہوگا جو اہلبیت کی محبت کا دعویٰ کرے گا (صحابہ رضی اللہ عنہم) پر طعن و تشنیع ان کی علامت ہوگی ان کو رافضہ کہا جائے گا، اُن سے جنگ کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔ اور اسی فتنہ کے متعلق دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چُن لیا اور میرے لئے میرے اصحاب میرے انصار میرے قرابت داروں کو منتخب کیا اور عنقریب ایک قوم آئے گی جو ان کو (اصحاب رضی اللہ عنہم) کو گالی دے گی اور ان میں نقص نکالے گی، پس تم نہ ان کے ساتھ بیٹھنا اور نہ ان کے

ساتھ پینا اور نہ ان کے ساتھ کھانا اور نہ اُن سے نکاح کے معاملات کرنا۔ (بحوالہ مشکوٰۃ)

آج اس مکار اور موذی فتنے کو اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے دینی جماعتوں کے بنائے جانے والے اتحاد میں شامل کر کے جہاں قرآن وسنت کے واضح احکامات کی خلاف ورزی کی جارہی ہے وہیں پر علماء حق کی اس فتنہ کے خلاف شبانہ روز کاوشوں کو بھی ضائع کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اے کاش!

اپنے آپ کو علماء حق کا جانشین کہنے والے ذی وقار علماء کرام اس بات کو بھی سوچتے کہ جن علماء کے ہم اپنے آپ کو جانشین کہتے نہیں تھکتے وہ علماء تو قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لئے صرف اس بناء پر محنت کرتے رہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کیا اور مرزا قادیانی ملعون کو نبی مانا۔ اے ذی وقار علماء کرام کیا آپ کے پاس اس سوال کا جواب ہے کہ قادیانیوں نے تو صرف ایک شخص (مرزا قادیانی) کو نبی مانا وہ تو بدترین کافر ٹھہرے ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ اتحاد کو تو کفر کہا جائے اور گنبد خضراء میں دل مصطفیٰ ﷺ کو دکھانے کا سبب کہا جائے......؟ کیا شیعوں کا عقیدہ امامت ختم نبوت کا بدترین انکار نہیں ہے......؟ قادیانیوں نے تو صرف ایک شخص کو نبی مانا، جب کہ شیعوں نے عقیدہ امامت کی آڑ میں بارہ اماموں کو نبی کا درجہ دیا اگر قادیانیوں کے ساتھ اتحاد گنبد خضراء میں دل مصطفیٰ ﷺ کو دُکھانے کا سبب ہے تو شیعوں کے ساتھ اتحاد گنبد خضراء میں دل مصطفیٰ ﷺ کو دُکھانے کا سبب کیوں نہیں......؟ میں دین کا ادنیٰ رضا کار ہونے کی حیثیت سے آپ کی توجہ محدث اعظم برصغیر امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی مایہ ناز تصنیف ''تفہیمات الٰہیہ'' کی طرف دلوانا چاہتا ہوں جس میں حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ مجھے نیند کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میں شیعوں کو کیا سمجھوں تو آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے عقیدۂ امامت کا مطالعہ کر، حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جب میں نے

CamScanner

شیعوں کے عقیدہ امامت کا مطالعہ کیا تو میں اس نتیجے پر پہنچا کہ شیعہ ختم نبوت کا قائل نہیں بلکہ بدترین منکر ہے۔ (تفہیمات الٰہیہ از حضرت شاہ صاحبؒ)

ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قادیانیت کے خلاف پُر جوش تقاریر کرنے والے اور دارالعلوم دیوبند کے نام پر بڑی بڑی خدمات دیوبند کانفرنسیں میں منعقد کروانے والے ذی وقار علماء کرام! دارالعلوم دیوبند کا شیعہ اثناعشریوں کے متعلق ختم نبوت کے عالمی نمائندگان کے اجلاس میں کیا جانے والا فیصلہ ملاحظہ فرمائیں اور دیانت داری کے ساتھ فیصلہ دیں کہ علماء دیوبند سے فکری و نظریاتی طور پر بغاوت کس نے کی......؟

شیعہ اثناءعشریوں کے متعلق علماء دیوبند کا فیصلہ

29-30-31 اکتوبر 1986ء کو دارالعلوم دیوبند میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی اور تحفظ ختم نبوت کے عالمی نمائندگان کا اجلاس بھی منعقد ہوا، اجلاس میں حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ نے ایک تجویز پیش کی جو بحث و تمحیص کے بعد منظور کرلی گئی ہم اس تجویز کا متن دارالعلوم دیوبند کے ترجمان ماہنامہ دارالعلوم بابت جنوری 1987ء سے بلاتبصرہ نقل کررہے ہیں۔

یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ شیعہ اثناءعشری مسلک کا جو فی زمانہ دُنیا کے شیعوں کی اکثریت کا مسلک ہے اور ایران میں اسی مسلک کے ذریعے ماضی قریب میں ایک انقلاب برپا ہوا ہے جس کو اسلامی انقلاب کہہ کر عالم اسلام کو ایک زبردست دھوکا دیا جارہا ہے، اس مسلک کا ایک بنیادی عقیدہ، عقیدۂ امامت براہِ راست ختم نبوت کا انکار ہے۔ اسی بناء پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے صراحت کے ساتھ ان کی تکفیر کی ہے، لہٰذا یہ اجلاس تحفظ ختم نبوت اعلان کرتا ہے کہ یہ مسلک موجب کفر اور ختم نبوت کے خلاف پُرفریب بغاوت ہے نیز یہ اجلاس تمام اہل علم سے اس فتنہ کے خلاف سرگرم عمل ہونے کی اپیل کرتا ہے۔ (بحوالہ انوار مدینہ بھکر مدیر مولانا عبداللہ صاحب آف بھکر صفحہ نمبر 7 فروری 1987ء)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ اور شیعہ سنی اِتحاد

قارئین کرام!

آج کل یہ بات بڑی زور وشور کے ساتھ کہی جارہی ہے کہ جناب امیر شریعتؒ نے بھی تو شیعوں کے ساتھ ختم نبوت کے معاملے پر اتحاد کیا تھا۔ محترم قارئین کرام حضرت امیر شریعت کا شیعوں کے ساتھ اتحاد اور پھر آخری عمر میں اس سے رجوع تاریخ کے آئینے میں ملاحظہ کرنے سے قبل ایک ضروری وضاحت ملاحظہ فرمائیں تاکہ آگے چل کر بات کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر مدظلہٗ ارشاد الشیعہ صفحہ 19 پر رقمطراز ہیں اس سوال کے جواب میں کہ علماء نے شیعہ کی تکفیر میں تأمل اور مداہنت کیوں کی......؟ اس کی متعدد وجوہ ہیں۔ اوّل ......(۱) متقدمین اور متأخرین کی اصطلاح لفظ شیعہ کے بارے میں جُدا جُدا ہے۔ حضرات متقدمین کے نزدیک لفظ شیعہ کا مفہوم اور ہے اور متأخرین کے نزدیک اور ہے اور عوام تو کیا بعض خواص بھی اس فرق سے ناواقف ہیں اور بات کو گڈمڈ کردیتے ہیں اور متأخرین کی اصطلاح کو متقدمین کی اصطلاح پر فٹ کردیتے ہیں، اور اس سے پیچ در پیچ غلطیاں پیدا ہوتی ہیں۔

حافظ الدنیا امام فن رجال ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانیؒ (المتوفی 852ھ) لکھتے ہیں کہ

فالتشیعَ فی عرف المتقدمین هُو اعتقاد تفضیل علیؓ علی عثمانؓ وان علیاًؓ کان مصیباً فی حروبه وان مخالفه مخطی مع تقدیم الشیخین و تفضیلَهُما اِلی قومه واما التشیع فی عُرف المتأخرین	متقدمین کے عرف واصطلاح میں تشیع کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت علیؓ کو صرف حضرت عثمانؓ پر فضیلت دی جائے اور یہ کہ حضرت علیؓ اپنی جنگوں میں حق بجانب تھے اور ان کے مخالف خطاء پر تھے اور وہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی تقدیم وتفضیل کے قائل تھے، پھر آگے فرمایا اور بہر حال متأخرین کے

CS CamScanner

فَهُوالرفض المحض فلا تقبل روایة الرافضی الغالی ولا کرامه (تہذیب التہذیب صفحہ 94 جلد 1)	عرف و اصطلاح میں تشیع کا مفہوم خالص رفض ہے نہ تو غالی رافضی کی روایت قبول کی جاسکتی ہے اور نہ اس کی عزت کی جاسکتی ہے۔

دوم...... دوسری وجہ یہ ہے کہ شیعہ و روافض کی کتابیں اس قدر زیادہ ہیں کہ شاید شیطان کے انڈے اور انتڑیاں بھی اتنی نہ ہوں اور بیشتر کتابیں عربی اور فارسی میں ہیں اور اتنی گراں ہیں کہ غریب آدمی کی قوت خرید سے باہر ہیں۔ جب کتابیں بہت زیادہ اور طویل ہوں، عربی و فارسی میں ہوں تو ہر آدمی کی رسائی ان کے مضامین تک کب اور کیسے ہو سکتی ہے؟ اور اہل سنت والجماعت کا کوئی مسئلہ اُن کتابوں پر موقوف نہیں اور نہ وہ ان کو معتبر قرار دیتے ہیں تو ان کی کتابوں کو پڑھنے کی کیا ضرورت اور حاجت ہے؟ ان کتابوں کو تو وہی شخص پڑھے گا جو تقابل مذاہب و مسالک کا ذوق وشوق رکھتا ہو یا مناظر ہو اس لئے اہلسنت والجماعت کے عوام تو کجا جید علماء کرام کو بھی ان کتابوں کے پڑھنے کا موقع نہیں ملتا۔ اور نہ اس کا کوئی داعیہ پیش آتا ہے۔ اس لئے وہ شیعہ کے عقائد و نظریات سے بے خبر ہونے کی وجہ سے محض ان کے اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کی وجہ سے ان کی تکفیر نہیں کرتے اور جب انکے باطل عقائد و نظریات پر مطلع ہوتے ہیں تو پھر ان کی تکفیر میں رتی بھر تأمل نہیں کرتے اور بلا تردد کے ان کی تکفیر کرتے ہیں۔ دور حاضر میں کتب روافض کے ماہر مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنویؒ (المتوفی 1383ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ عبدالعلی بحرالعلوم پہلے شیعہ کے مسلمان ہونے کا فتوی دیتے تھے مگر جب انہوں نے مشہور شیعی مفسر ابوعلی طبرسی کی تفسیر جامع البیان کا مطالعہ کیا تو اُن پر یہ بات واضح ہوگئی کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں تو انہوں نے صاف طور پر ان کی تکفیر کی اور فرمایا

فمن قال بهذا القول فهو کافر قطعًا لا نکاره الضروری

جو شخص قرآن کریم کی تحریف کا قائل ہے تو وہ قطعاً کافر ہے کیونکہ اس نے ایک ضروری امر کا انکار کیا ہے۔

سوم...... یہ کہ شیعہ کے نزدیک انکے دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں مضمر ہیں،

بقول انکے جو تقیہ نہیں کرے گا وہ دیندار نہیں ہو سکتا بلکہ بقول اُن کے جو دین کو ظاہر کرے گا اللہ تعالٰی اس کو ذلیل و خوار کرے گا۔

جب تقیہ کی وجہ سے شیعہ اپنے باطل عقائد اور غلط نظریات پر کسی مسلمان کو آگاہی نہیں ہونے دیتے اور بظاہر کلمہ بھی پڑھتے ہیں اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلاتے ہیں، رسمی طور پر مسلمانوں کی غمی خوشی اور دیگر تقریبات میں شریک ہوتے ہیں اور مسلمانوں کی فہرست میں اپنا نام بھی لکھواتے ہیں اور مسلمانوں جیسے نام بھی رکھتے ہیں اور اسلام کے دعویدار بھی ہیں تو عوام بے چارے تو کیا خواص بھی ان کی تکفیر میں تأمل کر سکتے ہیں یہ وہ اہم وجوہ ہیں جن کی وجہ سے شیعہ کی تکفیر عیاں نہیں ہوئی جیسا کہ ہونی چاہئے ورنہ قدیماً وحدیثاً علماء حق نے شیعہ امامیہ کے کافرانہ مشرکانہ اور ورطۂ حیرت میں ڈالنے والے بے بنیاد نظریات آشکارا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

ایک ضروری گزارش

علماء کرام کے مطابق شیعہ اثناء عشریوں کی تکفیر میں تأمل و توقف کرنے کی بنیادی وجوہات کو ملاحظہ کرنے کے بعد تحریک تحفظ ناموس صحابہ ؓ میں شامل اپنے ہمسفر دوستوں سے عرض ہے کہ وہ علماء کرام جو شیعہ اثناء عشریوں کی تکفیر میں توقف کرتے ہیں ان کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ شیعہ مذہب کی بنیادی کتب سے کفریہ عبارات کو پیش کریں بالخصوص شیعوں کا عقیدۂ امامت جو کہ ختم نبوت کے خلاف پُرفریب بغاوت ہے کو پیش کریں تاکہ یہ علماء قادیانیوں کی طرح شیعوں کی تکفیر اور ان کے خلاف جدوجہد کو اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہوئے ادا کریں۔ ہاں وہ علماء جو شیعوں کے عقیدۂ امامت جو کہ ختم نبوت کے خلاف پُرفریب بغاوت ہے، کو سمجھنے کے باوجود ان کی تکفیر میں مداہنت کریں اور موجودہ پُرفتن دور میں ان کے ساتھ اتحاد کو ملکی سطح پر اسلام کی بالادستی کا ضامن قرار دیں تو ان کی خدمت میں یہ بات ضرور عرض کریں کہ آپ اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہیں لیکن خدارا! علماء دیوبند کے روشن کردار اور عزیمتوں اور قربانیوں سے بھرپور تاریخ کو جو کہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے..... کو مسخ کرنے

کی کوشش نہ کریں کیونکہ دیوبندیت باطل فرقوں کے خلاف ایک تحریک کا نام ہے یہی وجہ تھی کہ دارالعلوم دیوبند کے چشم وچراغ اسیر مالٹا شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ نے تحریک خلافت میں جہاں مجوزہ حکومت کے ارکان تجویز کیے تھے، ان میں ایک بھی شیعہ نہیں تھا (وجہ یہ ہے کہ سیاسی طور پر یہ لوگ تقیہ کا شکار ہوکر انتہائی کمزور ہوتے ہیں...... دیکھئے دارالعلوم دیوبند نمبر صفحہ 646)

اسی طرح فخر المحدثین دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتہ علماء دیوبند کی عزت وآبرو حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری جنہوں نے ردشیعیت پر مطرقۃ الکرامہ اور ہدایات الرشید جیسی عظیم کتابیں تحریر فرمائیں جن کے حضرت شیخ الہندؒ کے ساتھ گوناگوں تعلقات تھے، جس وقت حضرت شیخ الہندؒ کا دیوبند کے اندر انتقال ہوتا ہے تو عین اسی وقت حضرت مولانا خلیل احمد صاحب امروہہ ضلع مرادآباد میں شیعوں کے ساتھ مناظرے میں مصروف تھے، انتقال کی اطلاع ملنے کے باوجود حضرت شیخ الہندؒ کے جنازے میں شریک نہیں کیونکہ دیوبند میں اگرچہ شیخ الہندؒ کا جنازہ تھا لیکن امروہہ میں صحابہ کرام ﷺ، ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہا اجمعین کی عزت وناموس کا مسئلہ تھا جو کہ بہر حال مقدم تھا، اسی طرح آج اگر اسلام کی بالادستی کا مسئلہ ہے تو ان ذرائع (صحابہ کرام ﷺ) کے عزت وناموس کے تحفظ کا مسئلہ بہر حال مقدم ہے کیونکہ جن زرائع سے یہ دین ہم تک پہنچا اگر وہ ذرائع محفوظ نہیں تو پھر اسلام کی بالادستی کیونکر ممکن ہوسکتی ہے؟ اور پھر اُن لوگوں کو ساتھ ملا کر اسلام کی بالادستی کا جو تصور دن رات اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں......؟؟؟

جہاں تک تعلق امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے ختم نبوت کے معاملہ پر شیعوں کے ساتھ اتحاد کا ہے تو اس میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ امیر شریعتؒ نے اتحاد کیوں کیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ امیر شریعتؒ بہت بڑے خطیب اور متبحر ذمہ دار علماء کرام میں سے تھے، لیکن یہ اُصول اہلسنت والجماعت کا بہر حال مقدم ہے کہ معصوم عن الخطاء انبیاء کرام علیہ السلام کی جماعت ہے اور محفوظ عن الخطاء صحابہ کرام ﷺ کی جماعت ہے امیر شریعتؒ سے یہ اجتہادی خطاء ہوئی وجہ اس کی وہی ہے جو حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب مدظلہ نے اپنی کتاب ارشاد الشیعہ کے صفحہ نمبر 19 پر لکھی اور آپ نے اوپر ابھی ملاحظہ فرمائی ورنہ امیر شریعتؒ کا تعلق اُن علماء حقہ میں سے

ہے جنہیں انگریز کے کالے قانون کے خلاف بغاوت کے جرم میں جیل کی کال کوٹھڑیوں میں ڈالا گیا۔ انگریز اور اس کے حواریوں کا ظلم و تشدد حضرت امیر شریعتؒ کے حوصلوں کو پست نہ کر سکا اور نانا کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے حضرت امیر شریعت کی بے مثال قربانیاں تھیں جن کی بناء پر محدث العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے شیروانوالہ گیٹ لاہور کے عظیم الشان جلسہ میں درجنوں اکابر علماء کی موجودگی میں شاہ صاحب کو امیر شریعت کا لقب دیا لیکن شیعوں کے کفریہ و مشرکانہ عقائد و نظریات سے حضرت امیر شریعتؒ کا من کل الوجوہ مطلع نہ ہونا ان کی شخصیت میں عیب کا باعث نہیں کیونکہ اہلسنت کا کوئی بھی مسئلہ شیعہ کتب پر موقوف نہیں یہ اسی طرح ہے جس طرح کہ 1952ء میں کراچی میں ہونے والی عالمی مؤتمر کانفرنس کے صدر سماحۃ المفتی امین الحسینی صاحب کا قادیانیوں کو کافر کہنے سے انکار کرنا ہے، جب ان کے پاس مجلس احرار (جو کہ اس وقت ختم نبوت کی تحریک چلا رہی تھی) کے وفد نے حاضر ہو کر درخواست کی تھی۔ حضرت مولانا منظور احمد نعمانی متفقہ فیصلہ کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں......

> راقم کے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ ان حضرات کی گفتگو سے ان کو وہ یقین واطمینان حاصل نہیں ہو سکا جو ان کے نزدیک تکفیر کے لئے ضروری تھا۔ مفتی صاحب کے علاوہ بھی اس عاجز نے متعدد ایسے عرب علماء کو دیکھا ہے جن کا رویہ یہی تھا اور ظاہر ہے کہ اس کی وجہ یہ ہی تھی کہ مرزا قادیانی اور قادیانیوں کے بارے میں ان کو وہ واقفیت نہیں تھی جو ہم لوگوں کو تھی اگر ان کو وہ واقفیت ہوتی تو وہ بھی ان کی تکفیر کو دینی فریضہ سمجھتے (انتہاء......بحوالہ متفقہ فیصلہ مقدمہ)

امیر شریعتؒ کا شیعوں کے ساتھ اتحاد کے نظریہ سے رجوع

حضرت مولانا ارشاد احمد دیوبندی دامت برکاتہم حضرت امیر شریعتؒ کے سفر و حضر کے ساتھی ہیں، پنجاب اور سندھ کی اکثر جیلیں حضرت امیر شریعتؒ کے ساتھ کاٹیں اور مجلس احرار

اسلام میں حضرت امیر شریعتؒ کے ساتھ تحریک ختم نبوت میں بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ نے درس نظامی کی تمام کتب حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی سے پڑھیں اور اجازت حدیث کی سند شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی سے حاصل کی، حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب کا مفصل انٹرویو ماہنامہ ''خلافت راشدہ'' فیصل آباد بابت جولائی 2004ء میں شائع ہوا۔ حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں مجلس احرار اسلام کا بڑا کردار ہے۔ ختم نبوت کی تحریک میں اس جماعت نے ہمیشہ ہراول دستے کا ثبوت دیا ہے۔ اگرچہ یہ تحریک بظاہر ناکام ہوگئی تھی لیکن حوصلے نہیں ٹوٹے تھے۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نے حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے پاس پیغام بھیجا کہ شاہ جی میں نے استخارہ کیا ہے کہ تحریک کی ناکامی کی وجہ شیعوں کے ساتھ اتحاد ہے وگرنہ تاریخ گواہ ہے کہ کبھی مجلس احرار اسلام کی کوئی تحریک ناکام نہیں ہوئی۔ شاہ جی نے پیغام لانے والے قاصد سے فرمایا کہ میرا اسلام کہنا اور حضرت کو میری طرف سے عرض کرنا کہ میں نے ہر مسلمان کے دل میں ایٹم بم رکھ دیا ہے وقت آنے پر یہ پھٹ جائے گا اور مرزائیت اپنی موت آپ مر جائے گی باقی شیعہ کے ساتھ اتحاد، تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ میں خنزیر کا شکار کرنے نکلا تو جاتے ہوئے کتوں کو بھی ساتھ لے گیا اس ساری گفتگو کے دوران میں حضرت شاہ جی کے پاس موجود رہا، میں نے عرض کیا کہ شاہ جی! آپ کتے اور خنزیر کا تعین نہیں کر سکے آپ نے مرزائیوں کو خنزیر کہا ہے اور شیعوں کو کتا، حالانکہ ایسی بات نہیں ہے شیعہ تو مرزائیوں سے بھی بڑا کافر ہے مرزائی ختم نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک کو نبی مانتا ہے، وہ آپ کی نظر میں اتنا بڑا کافر ہے کہ آپ اُسے خنزیر کہتے ہیں اور شیعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک دو نہیں اکٹھے بارہ کو معصوم مفترض الطاعۃ اور معصوم مانتا ہے وہ آپ کی نظر میں مرازئی کے مقابلے میں چھوٹا کافر ہے وہ ایک کو مان کر بڑا کافر یہ بارہ کو مان کر چھوٹا کافر کیوں؟ میری اس بات کے سننے کے بعد حضرتؒ نے مجھے حکماً فرمایا کہ چوکھرا میں جا کر مناظر اسلام سید احمد شاہ صاحب کے ہاں شیعت پر مناظرہ پڑھوں اور مستقبل میں اس

فقہ کے خلاف کام کرتا ہے۔ چنانچہ میں نے حضرت سید احمد شاہ صاحب کے پاس جا کر مناظرہ پڑھا اور شیعیت کا تفصیلی مطالعہ کیا۔ یہ 1960ء سے قبل کی بات ہے، 1961ء میں حضرت شاہ جی کا انتقال ہو گیا۔

حضرت مولانا ارشاد صاحب کی گفتگو سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت امیر شریعتؒ کتنی عظیم شخصیت کے مالک تھے کہ حق بات کے واضح ہونے پر اس کے قبول کرنے میں ذرا بھر بھی تامل نہیں کیا فوراً اپنے مؤقف سے رجوع کرتے ہوئے حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب کو حکم دے دیا کہ آپ نے شیعت کے خلاف کام کرنا ہے نیز اس گفتگو سے اُن احباب کو بھی سبق حاصل کرنا چاہئے کہ جو اپنے آپ کو سیاست مدنیؒ کے ترجمان کہتے نہیں تھکتے۔ حضرت مدنی کی سوچ تو یہ ہے کہ مجلس احرار کی 1953ء میں ناکامی کا سب سے بڑا سبب شیعوں کے ساتھ اتحاد ہے۔ آج سیاست مدنی کے نام نہاد ترجمان کس حیثیت سے شیعوں کے ساتھ اتحاد کر کے قرآن و سنت کے نفاذ کی بات کرتے ہیں۔

امیر شریعتؒ کی حق گوئی اور حق پسندی

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ خلیفۂ مجاز شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہ اپنی معرکۃ الآراء کتاب "کشف خارجیت" صفحہ 107-106 پر رقمطراز ہیں

جناب والد صاحب (مولانا کرم الدین دبیرؒ) نے ایک دفعہ خود بیان کیا تھا کہ بٹالہ ضلع گورداسپور میں انجمن شباب المسلمین کا جلسہ تھا، جس میں میری تقریر بھی تھی اور مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کی بھی، منتظمین جلسہ نے میری تقریر کا اعلان کیا تو میں نے کہا کہ میری تقریر کے بعد متصل مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی تقریر نہ رکھیں ممکن ہے کہ وہ میری تقریر سے اختلاف کریں۔ لیکن منتظمین نے میری تقریر کے بعد ہی بخاری صاحب کی تقریر رکھ دی میں نے تقریر شروع کی تو بخاریؒ صاحب اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانویؒ دونوں میری تقریر میں آ کر بیٹھ گئے میں نے شیعیت کی

تردید کی اوران کی کتابوں سے ان کے عقائد باطلہ بیان کئے۔ میری تقریر کے بعد بخاری صاحب اسٹیج پر آئے تو یہ کہا کہ میں نے مولوی کرم الدین صاحب کی تقریر سنی ہے جب وہ شیعوں کے عقائد بیان کرتے تھے تو میں یہ سمجھتا تھا کہ میرے سینہ پر کوئی ہتھوڑے مار رہا ہے کہ تو اُن شیعوں کو ساتھ ملاتا ہے جن کے ایسے ایسے عقائد ہیں۔"

یہ تھی امیر شریعتؒ کی حق گوئی اور حق پسندی۔

خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را

اب آپ دیانتداری کے ساتھ فیصلہ کریں کہ امیر شریعتؒ کے الفاظ کہ میرے سینہ پر کوئی ہتھوڑے مار رہا ہے......الخ، کیا یہ شیعہ سنی اتحاد کے نظریہ سے رجوع پر دلالت نہیں......؟ کیا یہ شیعوں کے ساتھ کئے جانے والے اتحاد پر ندامت کا اظہار نہیں......؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر امیر شریعتؒ کے اس عمل سے دلیل پکڑنا کہاں کی دانشمندی ہے؟

لکھنؤ کی تحریک مدح صحابہؓ اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری

لکھنؤ میں جب اصحاب رسول ﷺ پر تبرابازی کا بازار گرم ہوا تو عظمت صحابہؓ بیان کرنا جرم قرار دیا گیا تو امیر شریعتؒ نے لکھنؤ کے تاریخ ساز اجتماع سے خطاب میں فرمایا:

لکھنؤ والو! میں تمہارے ساتھ ہوں میری جماعت تمہارے ساتھ ہے، میں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ احرار سارے ہندوستان کے مسلمانوں کو آپ کی امداد کے لئے تیار کرے گی۔

اٹھو! ہمت سے یہ قانون حکومت سے بدلواؤ اور حکومت سے مطالبہ کرو کہ اعلان تو حکومت نے یہ کیا تھا کہ ہر مذہبی طبقہ کو اپنی مذہبی رسومات ادا کرنے کی اجازت ہے مگر کردار یہ کہ لکھنؤ میں اصحاب ثلاثہؓ کی تعریف جرم؟ میں کہتا ہوں گالی بکنا تو تمام

مذاہب میں جرم ہے لیکن تعریف کرنا کیونکر جرم ہے......؟ اسی لکھنؤ میں اصحاب ثلاثہ پر تبرّی جیسا گھناؤنا عمل ہوتا ہے مگر حکومت کے اندھے بہرے قانون کی آنکھ کیوں نہیں دیکھتی......؟ (بحوالہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری سوانح وافکار صفحہ 394 از مولانا اسماعیل شجاعبادی)

خنزیر اور کتے کی مثال...... تحقیق کے آئینہ میں

محترم قارئین!

جب بھی شیعہ سنی اتحاد کے شرعی اور غیر شرعی کا سوال اٹھتا ہے تو فوراً خنزیر اور کتے کی مثال بیان کر کے اس سوال کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے اور امیر شریعتؒ کے اس قول کو دلیل بنایا جاتا ہے جس میں حضرت امیر شریعتؒ فرماتے ہیں کہ میں تو خنزیر کے شکار کو نکلا تھا تو ان کتوں کو بھی ساتھ ملا لیا۔ (نوٹ: امیر شریعتؒ اپنے اس قول سے رجوع فرما چکے ہیں جیسا کہ آپ نے اوپر ملاحظہ فرمایا) قارئین! سب سے پہلے تو اس بات کو سمجھیں کہ خنزیر کے شکار کے لئے کس کتے کی ضرورت ہوتی ہے؟ کیونکہ کلب کی دو قسمیں ہیں۔ (1) کلب معلَّم (2) کلب غیر معلَّم جب کہ شکار کیلئے کلب معلَّم کا ہونا ضروری ہے۔ دیکھئے ہدایہ جلد 4 صفحہ 506۔ اب ذرا انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں کہ کیا شیعہ کلب معلَّم ہے؟ کیا کلب معلَّم کی تعریف اہل تشیع پر صادق آتی ہے۔ بقول شیعہ سنی اتحاد کے حامیوں کے اگر واقعی شیعہ کلب معلم ہے تو پھر ذرا آزما کر دیکھیں کیا شیعہ آپ کے کہنے پر اپنے عقیدہ امامت جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف پُرفریب بغاوت ہے، سے رجوع کرنے کو تیار ہے......؟ کیا شیعہ اپنے اجماعی عقیدے تحریف قرآن سے بیزاری کا اظہار کرنے کو تیار ہے......؟ کیا شیعہ اپنی اذان سے علیؑ ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل کے الفاظ حذف کرنے کو تیار ہے......؟ کیا شیعہ اصحاب رسول ازواج رسول پر تبرّی بازی سے بھرپور کتب کو دریا بُرد کرنے کو تیار ہے......؟ اگر شیعہ یہ سب باتیں آپ کی ماننے کے لئے تیار نہیں تو پھر یہ کلب معلم کیسے بن گیا......؟ جب شیعہ کلب معلم نہیں تو پھر اسلامی نظام کے

نفاذ کا نعرہ لگا کر ختم نبوت کے بدترین منکروں، اصحاب رسول کے دشمنوں شیعوں کے ساتھ اتحاد جو کہ قرآن و سنت اور اکابر علماء حقہ کے فتاویٰ جات کی روشنی میں مکمل طور پر غیر شرعی ہے، کو خنزیر اور کتے والی مثال کے ساتھ تشبیہ دینا کہاں کی دانشمندی ہے......؟

اپنی اداؤں پہ خود ہی غور کرو ذرا
عرض کی اگر ہم نے تو شکایت ہوگی

ختم نبوت کے منکروں، اصحاب رسول کے دشمنوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ فرمائیں۔

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہ اختارنی واختار اصحابی فجعلھم اَصھاری وجعلھم اَنصاری واِنہ اَنْ یَجِیئُ فی اٰخر الزمان قومٌ یَنْتَقِصُوْنَھُمْ اَلَافَلَاتُنَاکحوھُمْ اَلَا فَلَاتُنَاکحوااِلَیْھِم اَلَافَلَا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ اَلَا فَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ حِلَّتْ علیھم اللعنۃ (کفایہ صفحہ 48)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چُن لیا ہے اور میرے صحابہ کو بھی پس ان میں سے بعض کو میرے خسر اور داماد بنایا اور بعض کو میرے مددگار اور بے شک آخر زمانے میں ایک گروہ ہوگا جو اُن کی برائیاں بیان کرے گا، خبردار! اُن کو کبھی رشتہ نہ دینا، خبردار! انہیں شادی بیاہ میں شریک نہ کرنا، خبردار! اُن کے ساتھ نماز نہ پڑھنا، خبردار! اُن پر نماز جنازہ نہ پڑھنا، اُن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوا کرے گی۔

عن علیٍّ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم قال سیأتی من بعدی قومٌ یقال لھم الرفضۃ فان ادرکتھم فاقتلھم فانھم مشرکون قال قلت یا رسول اللّٰہ ماالعلامۃ فیھم قال یفرطونک بما لیس فِیْکَ ویطعنون علی السلف (رواہ دارقطنی

بحوالہ مظاہر حق)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا عنقریب میرے بعد ایک گروہ پیدا ہوگا جنکو رافضی کہا جائے گا، پس اگر تم ان کو پالو تو ان کو قتل کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! ان کی پہچان کیا ہے...... ؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ لوگ تمہیں ان چیزوں کے ذریعے نہایت اونچا دکھائیں گے جو تم میں نہیں ہوں گی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر لعن طعن کریں گے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم کا فعل شرعی حجت نہیں

(امام انقلاب مفتی محمودؒ کا فتویٰ)

محترم قارئین!

اکابرین علماء دیوبند اور امیر شریعتؒ کے شیعہ سنی اتحاد کے متعلق مؤقف کو دلائل سے مزین تاریخ کے آئینہ میں آپ نے ملاحظہ فرمایا، آخر میں اِتمام حجت کرتے ہوئے اپنی بات کو امام انقلاب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے تاریخی فتوے پر ختم کرتا ہوں۔

سوال:...... کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ زید نے ایک شیعہ اثنا عشری کا جنازہ پڑھایا ہے اور اس بارے میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب کا فعل بطور دلیل پیش کرتا ہے کہ حضرت مولانا نے محمد علی جناح، بانئ پاکستان کا جنازہ پڑھایا تھا جو کہ ایک شیعہ تھا جس شخص کا زید کہتا ہے کہ میں نے جنازہ پڑھایا ہے اس کا اور مسٹر جناح کا عقیدہ ایک ہے تو اگر جناح کا جنازہ پڑھانے سے حضرت مولانا پر کوئی جرم از روئے شریعت عائد نہیں ہوتا تو میرے پر بھی کوئی جرم نہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا حضرت مولانا کے فعل سے دلیل پکڑنا صحیح ہے یا نہیں اور زید کا شیعہ اثنا عشری کا جنازہ پڑھانا از روئے شرع جرم ہے یا نہیں...... ؟ کیا اس قسم کے جرم سے زید کی امامت میں کوئی فرق آتا ہے اگر زید کسی مسجد کا امام ہو تو اس کی اِقتداء میں نماز کیسی ہے۔ جواب تنبیہہ

الوالۃ الحکام علی احکام شاتم خیر الانام لمولنا محمد امین الشہیر بابن عابدین الشامی صفحہ 267 میں ہے،واما من سب احدامن الصحابۃ فھو فاسق و مبتدع بالاجماع الا اذا عتقد انہ مباح اور تترتب علیہ الثواب کماعلیہ بعض الشیعہ اواعتقد کفر الصحابۃ فانہ کافر بالاجماع

موجودہ وقت میں پاکستان کے شیعہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سب (گالی دینے) کو حلال موجب ثواب سمجھتے ہیں اس لئے یہ اسلام سے خارج ہیں۔ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں اسے معزول کر دینا واجب ہے۔حضرت مولانا شبیر احمد مرحوم کے فعل سے استدلال صحیح نہیں ہے وہ اپنے فعل کے خودذمہ دار ہیں۔ان کا فعل شرعی حجت نہیں۔

فتاوی محمود ص 67

محترم قارئین!

امیر شریعتؒ کے مؤقف کو دلائل سے مزین ملاحظہ کرنے کے باوجود اگر کسی کا پھر بھی شرح صدر نہیں ہوتا تو پھر ہم اسے وہی جواب دیں گے جو امام انقلاب حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے فتویٰ میں دیا۔امیر شریعتؒ کے فعل سے استدلال درست نہیں، وہ اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہیں ان کا فعل کوئی شرعی حجت نہیں۔

اب جس کے دل میں آئے وہ پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کر سرعام رکھ دیا

فقط والسلام

یکے از خدام اصحاب رضی اللہ عنہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ابن محمد المجاہد